بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

ہمیں شدت سے احساس ہے کہ قارئین بڑی بے تابی سے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے اس جواب مضمون کے منتظر ہوں گے جس کا وعدہ گذشتہ دو شماروں سے کیا جارہا ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب کو وہ مطلوبہ فرصت میسّر نہ آسکی جو اُن کے قلم کو حرکت میں لانے کا باعث بنتی۔ قارئین اس امر سے بخوبی واقف ہیں' اور خود محترم ڈاکٹر صاحب نے متعدد بار اپنے زبان و قلم سے اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے عقدۂ لسانی کو اپنے فضل و کرم سے جس درجے کھولا ہے اور اس قوتِ بیان کو انہوں نے اُسی کی تائید و توفیق سے قرآن حکیم کی تعلیمات کو عام کرنے بلکہ قرآن کی طرف پکارنے پر استعمال کیا ہے، قلم کی گرہ نہ صرف یہ کہ اُس درجے کھلی ہوئی نہیں ہے بلکہ شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اُن کے قلم پر گرہ خاصی مضبوطی سے لگی ہوئی ہے چنانچہ اس گرہ کو کھولنے کے لیے انہیں بہت کچھ ذہنی تیاری تو درکار ہوتی ہی ہے بسا اوقات اپنی طبیعت پر جبر بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ایک بار قلم چل پڑے تو الحمدللہ کہ ع "رکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور" کے مصداق خیالات و افکار کا دریا بڑی روانی سے بہتا ہے' اور بالعموم مضمون کی تکمیل تک کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی۔ ویسے اس بار ذہنی تیاری کا ہفت خواں بہت حد تک طے ہو گیا تھا کہ ہمارے بزرگ رفیق کار محترم شیخ جمیل الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے کے اچانک انتقال کے باعث محترم ڈاکٹر صاحب کو کراچی جانا پڑا۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ مرحوم کے لیے تہہ دل سے دعائے مغفرت کریں اور محترم ڈاکٹر صاحب کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ارادے کو پورا فرمائے کہ وہ بعض اہم مضامین کو ضبطِ تحریر میں لاسکیں۔

اس دوران مسئلہ زیرِ بحث سے متعلق بعض مزید خطوط موصول ہوتے ہیں۔ قارئین کی دلچسپی کے پیشِ نظر مسقط سے ایک خط بطور نمونہ پیشِ خدمت ہے